مرمت کا فن

1.

ہم سب تھک گئے تھے جب کسی نے کہا
گرے ہوئے دودھ پر رونے کا کوئی فائدہ نہیں—

پھر بھی ہم وہاں تھے، ایک دائرے میں، آنکھیں ٹوٹے ہوئے گھڑے پر
فرش پر، زمین پر ٹکڑوں میں مٹی؛ مجھ سے مت پوچھو کیسے

یہ ٹوٹ گیا، یہ صرف تھا اور ہم
سب اس کے بارے میں غیر یقینی تھے یہاں تک کہ

کسی نے ایک ٹکڑا اٹھایا
اور اسے صاف کیا جیسے آپ آنسو پونچھ سکتے ہیں

اور آپ جیسے دوسرے شخص کو دے دیا
انہیں تحفہ دے سکتے ہیں، جیسا کہ آپ

آپ اپنی سب سے قیمتی چیز اپنے سب
سے قیمتی شخص کو دے سکتے ہیں۔

جلد ہی ہم سب ٹکڑوں کو اٹھا رہے تھے
اور پونچھ رہے تھے، ایک دوسرے کے حوالے کر رہے تھے؛

پہلے تو ہم شرمیلے تھے، قدرے تقریباً لیکن بالکل نہیں،
تھوڑا سا جیسے سسٹین چیپل (Sistine Chapel) کی چھت پر چھونے

والے ہاتھوں کی طرح، قدرے حیرت انگیز،
قدرے اسرار سے خوف زدہ۔ یہ ہے آپ کے لیے مٹی کا ایک ٹکڑا،

یہ ایک ٹکڑا ہے، یہ ٹوٹ گیا ہے لیکن میں نے
اسے آپ کے لیے صاف کیا ہے،

یہ دیکھنے کے قابل ہے، یہ آپ کے لیے ہے۔ بس ہم نے
یہی کہا۔ ہم نے اپنے ہاتھوں میں ٹکڑوں کو پھیر لیا،

ہموار سبز گلیز اور کھردرے بکھرے ہوئے کناروں کو
چھوتے ہوئے، مٹی کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں کو
محسوس کرتے ہوئے،

ہم ان سے محتاط رہے، ہم نے انہیں نرمی سے تھام لیا،

جیسا کہ آپ ایک چھوٹے جانور کو پکڑ سکتے ہیں، ہم نے انہیں

ایک دوسرے کے پاس پہنچا دیا، جیسے آپ ایک چھوٹے جانور کو
ایک ہتھیلی سے دوسرے میں بدل سکتے ہیں۔ مجھ سے مت پوچھو کہ

ہم نے اتنا خیال کیوں رکھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ
وہ زندہ دکھائی دے رہے تھے یا شاید اس کا

تعلق ڈیزائن سے تھا۔ کسی نے دیکھا، کسی نے کہا کہ اس مٹی پر
ہاتھ دیکھو۔

ہر ایک نے دیکھا۔ کسی نے کہا کہ میری آنکھ
آنسوؤں سے بھری ہوئی ہے۔ کسی نے کہا کہ میرا منہ کونے میں مسکراہٹ

کے ساتھ ملا ہے۔ کسی نے کہا یہ ہم گھڑے پر ہیں
وہ ہمارے ہاتھ ہیں، ہم اس کے پیٹ کے گرد دائرے میں جڑے ہوئے ہیں،

اس کا جسم، اس کی شکل اور پھولنا۔ کسی نے کہا
میری وجہ سے ہم ایک دوسرے سے جھک گئے،

ایک دوسرے کو قہقہے میں پکڑے، ایک گہری ہنسی، لیکن میں اپنے چہرے
نہیں دیکھ سکتا۔ کسی نے کہا
میں دیکھ سکتا ہوں، میں انہیں دیکھ سکتا ہوں۔ یہ ہم ہیں، گھڑے کو مکمل کرنا،

تمام ٹکڑوں کو ایک ساتھ دبانا، بند کرنا، اسے گول، ایک، گلے کی شکل
میں بنانا۔